REGISTERED NO. A-755



M.B. Khan Artist

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر حنا خاص ترکیب سے بنتا ہے

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈماسٹر یا پرنسپل صاحب سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی لیکن للعمر سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچہ مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب یا مذاق کے موافق معلوم ہون تو ہم ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ انجیر خیر انجیر خیال است۔ بندہ پرور ایک مشہور کیتاو یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو انھین لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلاقیمت جاری کروالین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائین۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہین یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستہ مین گاؤ گپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دو تخانے پر بیاد سند منیجر خود نہین پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی صلح کل پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شایع ہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان مین نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہین انھین خطوط اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

---

* لطف حیات کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ مفصل اشتہار صفحہ ۱۰ و ۱۱ کے درمیان ضمیمہ مین ملاحظہ ہو۔

جلد ۱۳ نمبر ۱۱

مضامین

۲۴ مارچ ۱۹۲۰ء

کایا پلٹ

نادر تعلیم میں ایک دن میونسپل بورڈ کی میٹنگ کے سلسلے میں ایک صاحب نے اپنے تجربے سے اس کی ... کے مطابق اسکے ایجاد کی علت غائی یہیں ... اسکے وجود میں آنے کا سبب یہ ... نے ... مبالغہ پڑنے دو سطروں میں اسکے فرائض و مقاصد بیان کیے جنکا خلاصہ یہ تھا کہ یہ محکمہ انسان کے آرام و آسائش کے لیے ... سے عالم وجود میں لایا گیا کوئی کام ایسا نہیں جسکا تعلق اس محکمے سے نہ ہو ... پیشاب کا تعلق اس سے ... بیمار ... کی تجویز ... اسکے ... کی صفائی اسکا کام ... کہ ... کو ... آبادی ... کے رنگ ... آن کی آن میں کھینچ لیتا ہے صاف شفاف ... سا ... پانی نہ ... ہے سڑکوں کی درستی کا ... کو ... کا فرض اس لیے اسکے ... اور ... دن بتائے گئے ہیں ایک ایک خدمت ایک ایک ... اور ... کو سپرد کی گئی ہے جب تک اس محکمے کا تعلق گورنمنٹ سے رہا ... فطری حقیقت کے مطابق چلایا گیا اس ... کی ... کی صورت میں ... لیکن جب سے ... اسکیم نے جنم لیا اور ... نے خود مختاری کا ... اس محکمے کی دنیا ہی پلٹ گئی ہے اگر ... کام تھا تو اب اچھا خاصا ... ہو گیا آرام ... کے قدم قدم پر ... کا ... ایک ایک کرکے سر ... کھینچ ... نے ... میں ... کی اطلاع ... فرض نہ تھی اب اگر

کسی کی جان ... تو ... بچے کو ... سب ... کی ... کے ... کی ... نے ... کا ... ہی ... میں نہ ہو کہ کسی کے ... پیدا ہو تو ... کرانے سے پہلے اسے ... کی درگاہ پر ... سخت ... جانے کی صورت میں ... کے ... پر جمع کرائی جائے گی۔ ... زندگی کا دار ... تعجب قدرت میں ... کے جب ... حالانکہ ... کے ... صاحب کیا تھا کہ ... ٹیکس ... رات دن ... کر ... ایصال ٹیکس کی ... طرح ... پانی کے لیے ... بنا دیا ادھر فطرت ... اپنی ... روش ... کی طرف ... نہیں کرتی ... کا وقت مقرر کرتی ... کا ... کے ... کا ... کس ... سے نہیں ہوتا اس وقت کی ... خوب ... سکتا ہے ... پیدا ہوتا ہے کہ میں ... پانی نہیں ... صاحب ... کے ... کر دیے گئے ... اور ... میں ... صاحب ... تقسیم ... ایک ... ہوتی ہے ... کر ... صاحب ... کا ... جب ... ٹیک ... ہیں اور عید ... شب برات میں ... کے ... جاتے ہیں ... نہ ... ایک ... اور ساری کوشش ... ہو گئی ... کے ... کا ... ہے اور ... کا ... جاتا ہے۔ سڑکوں ... کے لیے ... سے ... ڈالے ... رنگ ... کی خبر ... ہیں ... تک ... گر جاتی ہے۔ ... زمانہ جاتے ... کا ... کی ... شہر ... کے ... اور جانسن گنج کی ... تین چار مہینے ... بھی ...

اسکا اندازہ وہی لوگ خوب کر سکتے ہیں جنہیں پیدل چلنا پڑا ہے ... کہ ... ہیں ... سے ... کی طرف نظر ... تو ... بڑی ... رات میں بھی ... کے ... کی ... پر ... لیکن ... کی ... جہاں ... کے ... ہو گئے ... اندھیرا ... ہے ... کہ ... جبری ... کے ... اندھیاری ... کے ... حساب سے ... تیل ... میں ... نہیں دیکھتے کہ ... کی فصل میں چاند کی ... اور ... کی ... کی ... کب ... ہے۔ ... ہم ... کی ... تھی تین بجے رات کے وقت ... اور ... گزر ... نہیں سکتے ... راہ گیر ... کی تلاش میں قدم قدم پر ... میں ... دفتر کی طرف ... کی ... نظر آتی ہے ... کیا ... تک ... نہ ... جب ... کا ... کوئی ... جتنی ... اور ... میں سب ... خاندان ... آرام سے ہے ... کوئی ... ہے ... اندھیرے میں ... نکالیں۔ ... کیا گیا کسی ... میں ... کر ... سکتا اس سے ... کہ ... جہاں ... گلی نہیں ... کرائی جاتی ہے ... سے قدم اٹھانا مشکل ہوتا ہے اگر کسی کے کان ... جوں تک نہیں رینگتی ... کے ... بھی کوئی ... نہیں ... پگڑی والے فرشتے ... نہیں ... کی ...

کار ... سپتال ... کی ... سال ... کا ... ایک ... کمیشن ... کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔

وہ قوم اصول کے پرستار ہوتے تب بھی غنیمت سمجھا جاتا ہے اور سزا دی جاتی ہے مگر جب ہم ان صاحب کے دور دولت پر [illegible] وقت [illegible] ان [illegible] مانگے کھڑے رہتے ہیں نہ پولیس کے فرشتے [illegible] دیکھ جاتے ہیں نہ کبھی گرفتار [illegible] ہیں حالانکہ اس قدم پر [illegible] کی کوٹھی کے سامنے کافی جگہ موجود ہے۔

غرض کہ ریسپل بورڈ کی ان بے ترکیبیوں پر نظر کرتے ہوئے ہمارے نزدیک [illegible] کارروائی [illegible] اور [illegible] بھائی [illegible] ہے جو سب ہمارے ہی پیٹ میں چلا جائے [illegible] پہنانا ہی ہے کوئی غنیمت ہے۔ بات ہمارے بے تکے پن کی [illegible] میں تھا۔ اسی [illegible] اور [illegible] کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ خدا ایسے حسن انتظام کو دنیا سے ناپید کرے کہ ساری آبادی [illegible] پکار رہی ہے۔

بہرحال ہمارے الٰہ آباد کی [illegible] بڑے نام ہیں [illegible] بھائی صاحب آپ نے [illegible] کہ ہم ہر طرح [illegible] ہیں کہ ہندوستانی گورنمنٹ ہیں [illegible] انہیں خواہ مخواہ کی [illegible] کے سوا کچھ نہیں [illegible] ان سے [illegible] احتیاطات بھی [illegible] ہم [illegible] ایسی سلطنت گورنمنٹ سے مخصوص [illegible] حکومت اور [illegible] کی حکومت [illegible] ہاتھ میں رکھے۔

[illegible]

م س ح الٰہ آباد



نگارستان اردو

[illegible] حضرت [illegible] کی [illegible] مگر [illegible] بحث جنسی کے قابل ضرور ہے بات یہ ہے کہ اردو غریب کی جان پر بے طرح [illegible] کیا ہے [illegible] تو [illegible] فارسی میں [illegible] کہیں [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ہو رہا ہے [illegible] کہ [illegible] کمان کا [illegible] ہے۔ اردو [illegible] ہے کہ [illegible] صورت [illegible] کی آواز [illegible] کر لی ہے کہ [illegible] اور [illegible] صاحب قلم ہونے کا دعویٰ کرنا ٹھیک نہیں۔

ایک مجموعہ مضامین پیش نظر ہے جس کا نام ہے نگارستان۔ اس نگارستان کے [illegible] دنیا سے نرالے ہیں اور زبان تو وہ پائی ہے کہ [illegible] اگر یہی صورت ہے [illegible] کے باعث [illegible] ہے اور اردو [illegible] کسی نگار کی صورت ہے [illegible] کا کام [illegible] نگارستان ہے یا نگار [illegible] لہٰذا اس نگارستان کو نگارستان کا لقب دینا [illegible] ہے [illegible] نگارستان نہیں نگارستان ہے۔ [illegible]

اس نگارستان کے [illegible] صاحب [illegible] صاحب اس نگارستان [illegible] ہے بڑی محنت سے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] ہے تب کہیں اس نگارستان کی صورت [illegible] نگارستان [illegible] نگارستان کی تحریر میں [illegible] بیان [illegible] ہیں۔ [illegible] کی [illegible] کے [illegible] نہیں ہے کوئی [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] بھی جرأت ہے۔ [illegible] کے [illegible] جانے کو ہم بھی [illegible] ہے [illegible] صاحب [illegible] سودا ہے [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] صاحب [illegible] حضرت [illegible] علامہ [illegible] کی تشبیہیں [illegible] ہے کیا معنی کہ [illegible] سے [illegible] جاتی ہے [illegible] سے تعلق [illegible] ہے [illegible] اگر [illegible] ہے تو آئیے اس نگارستان کی سیر کیجیے۔ آپ [illegible] گے [illegible] سے [illegible] کر سکتے ہیں۔ نگارستان کا [illegible] اچھا نگار ہے۔

[illegible] ایک پارسی [illegible] کر [illegible] کیا [illegible] میں پانی بھر آیا [illegible] کی [illegible] نے [illegible] کی [illegible] کب [illegible] کی [illegible] ہوگیا [illegible] لگے۔ [illegible] کی [illegible] میں [illegible] کے [illegible] کی [illegible] ہوئی؟ [illegible] نہیں [illegible] صاحب [illegible] نہیں کرتے [illegible] آپ [illegible] کے [illegible] لگے [illegible]

[illegible] اور [illegible] ایسی [illegible] سے [illegible] نے [illegible] اور [illegible] لگے [illegible] بھی ہو سکتا ہے [illegible] لیکن [illegible] کے [illegible] تھا [illegible] کیا [illegible] اور [illegible] دیکھیے [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] نہیں [illegible] نہیں [illegible] بیان [illegible]

[illegible] کی [illegible] کی [illegible]

یہ ایک کمال ہے جس میں علم و فضل کے فرق نہیں
ایک وقت وہم و ایک ہی جوہر ساتھ ہوا کہ وہ
اور میں جو کوئی اس کی طرح ان کی طرف کہاں پر ادا ہوا
عبارت ماکم میں جدت طرازی کی یہ شکل ہو گئی
ہے۔ اشارہ میں حشمت متعلقہ پر نکتہ لیا پا شی
اسم مجرد کی ذم صدقے وہ تقریر میں ذم ۔ کرکی اور
کیا ہے پھر بھی ہنی چمک پھر نہیں جاتی۔ پاشی
کی صفت سے محروم ہے۔ گرد و خیر و گرگ کی طرح
ہوا ہے میں ذرا کی جگہ یا نہ اچھالتی ہوئی چلی آتی
ہے۔ حضرت وہ سامنے ہے وہ خلوت نظر کو کی اداست
بیگانہ و تقسیم شدہ
شدہ کو ذکر سبب
دیتا تھا۔
حقیقی علم و فضل
کی دلیل نجیب
سمجھو۔ شہنشاہ
فرض انسانی
ہوا انسانی اعلیٰ
نہیں ہوتا کہ جدا
ادا شہود ہو سکے
دیکھیے حضرت کے
یاد کہتا جا یہ اہل علم
سے ہو کر گزرے
تو علم و فضل رہا
ذرہ بھی سر نہیں۔
ہو جاتا۔ ملے جو لا انتہا میں خالہ جسم بھی علم و فضل کے
صحت نسب پر دال ہے اور وقت بھولا بھی۔ بھول
کے معنی میں غیر معروف غیر متعارف ہیں۔ خالہ
جسم ادا سلمیٰ اوہنی کمان جس کا مت گزرا ہو
جو بھول ہیں۔ جدت طرازی کی علامت نا معقول
اور بھی چند شکلیں ہیں ۔

مثلاً مرغوب فاصلہ۔ فاصلہ کمبخت ہمہ تن تیزی
ہوتا ہے۔ لہٰذا مرغوب کی قید ایک ضروری قید تھی یا
برق پاش نگاہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نگاہ پہلے
سے تار شعاعی کی جگہ برقی حرکت کی رفتار جاری تھی

نرگسی وہ جسے گلاب پاش نے تھے برق پاش تھے۔
دہانی زبان میں نہیں تمنا اور بینک سودا مہرباں ہیں
آنسو بہاتے والے کرتے ہیں۔ خدا ان برق سے
ویدوں سے بچائے۔ یہ جو تیں اہل زبان فارسیوں
کو بھی نصیب نہیں اسلئے حقیقی علم و فضل سے بھی پیدا ہو
علاوہ کرسکتی ہیں جیسا کہ جدت طرازی ہے۔
پھر فرماتے ہیں :-
آہ یہ نزہت بار بستی یہ حسنا ترکیب عناصر
یہ شاداب حسن رعنائی پر وہ کی جیسی صبح
نزاں کی سحر کرتا ہوا ابھی کھر کہ خندہ سیال

یہ بچ ان کی بوسے شگفتگی ہے انتہا نی خوشبو
سے لبریز خرام دہا ہے وہ کلاں کے تبسم آمیز ہوئی۔
اللہ یہ نزہت بار بستی یہ نزہت ہیں کہ جو ہو
برسانے والا حسن کے بیاں میں نزہت کی کھیرا
کرنے والا۔ شاداب حسن رعنائی ۔ وہ آمادہ ہوا
جس سے وجود دیکھ جائے کہ کھر کا خندہ سا
سیال۔ بجنے والی ہنسی۔ چند صورتیں جو تر وہ ہے
ہیں جس میں بغل کو بھی نہیں ہیں و خشم ادا کر
لیجیے وہ سب بنتے ہیں اگر پھر ترتیب غم رہا کہیں
نہیں شک اس کا خاصہ ہے اسلئے خندہ کا سیال

دلیل علم و فضل حقیقی ہے۔ بال ان کی بوسے شگفتگی
[redacted] گئے سے چھوٹے بچے ہیں پر ہے
اور حضرت پھیل۔ اسے جدت طرازی کہتے ہیں۔
گر کے علم و فضل نے دوسری دلیل کی ہے وہ کتنا ہے
کہ ان پر عشق کے شبدے طاری کیا۔ اوپر کہ یہ
آپ جانتے ہیں کہ زلف پر سے خالی کیا۔ کوئے دو
کی طرح بچے برسے زمان پر جادو کر دیا۔ وہ صاحب
ماش کا آٹا ہو کے رہ گئے۔ خرام و رقاصہ خرام اول
ادا ہو ان کا اس پے حذف کر دیا گیا جسم آزاد ہے
مسکراتے ہوئے بیٹھے۔ جدت طرازی ہے۔ کوا و
چراغ آگ کے
اقرب سے شعلہ
تو شعلے پر گرگ
کی مصاحبت
سے شبدوں کے
پاؤں میں کیوں
نہ گری ہے
آنکھیں اور بچے
مسخرے پن کی
بیماری میں ہے
تحقیق جیسا کفر
جتنا ہو جاتا ہی
کوئی سوز اور سے
یا عالم اس سے
انکار نہیں کر سکتا

یہ جانکہ حقیقی علم و فضل رکھنے والے علامہ۔
اسکے بعد فرماتے ہیں ۔
اے نقرئی آواز والی دلچیپ صحت پیدا کرنے کے لیے
جینا چاہوں کہ سانس کے وہ رسالہ بھی پیمان کی
تصویر بر فراوانی۔ خاندان پر بھی ہوائیں کے
پر لٹکا کر اڑنے والی ہو۔ اے کالی چھکی والی۔ رمہی
پکھروالی۔ اکڑ کر کالی لڑکی شعر شیریں بیان کے
سانس تیرے ساتھ خرام وجود کے ساتھ تیرہ دیکھی
شباب کے ساتھ چلتا ہوں۔
نقرئی آواز بھی آواز کی ایک قسم ہے۔ الا ہم رعنائی



شبابی گرگ
گرگ: غر۔ غر۔ غر۔
تجاویز: چیں۔ چیں۔ چیں۔

ہر قسم کی عمدہ چاندنی وغیرہ نہایت ارزاں فروشی کا خانہ حافظ سیتا محمد حسین تاجر گوشہ سرکہ کھیا باغ سے طلب فرمائیے۔

گھٹنی سے پوچھ لیجیے۔ دوشیزگان ریحون سے کسی کی آواز سنی ہو تو کسی کی طلائی (آہستی) یا سیاہی یا پریتی احساس سے۔ اور اگر قطرات سے قطع نظر کریں تو دیگر جمادات و حیوانات و نباتات سے بھی نسبت دے سکتے ہیں انسانی مصنوعات میں بھی آواز نکلتی ہے مثلاً چرخی، موٹر کی آواز گاڑی کی چوں چوں۔ چرخے کی گھوں گھوں۔ جسمانی اعضاء و جوارح سے بھی صدا پیدا ہوتی ہے رقص الحرکہ کے مخصوص اعضاء پر [illegible] مگر ان سب چیزوں میں سے "نقرہ" پر جدت نے صاد کیا اور اس دوشیزہ پارسی کے واسطے لوری کی آواز پسند کی تو وجہ کیا؟ حضرت گھوڑے کا ایک رنگ "نقرہ" بھی ہے وہ رنگ تھی وہ صرف کپڑے کی طرح سفید اور نازک بھیری وہ جنبانی ہچکچانے کی وجہ سے اپنی جانب متوجہ کیا معطا جدید سے نگاہ پھسل تو پہنچی کہاں؟ تھان پر۔ شیر خوار گی نے وہاں دیا اور کہا۔ آہ آہ! چادر کھینچنے کے بعد قوت احساس کہیں دماغ میں رہ سکتی ہے [illegible] بیچاری

اطلاعنامہ بنام [illegible] اشتہار اطلاع
تاریخ اطلاع ساعت اپیل

عدالت ڈسٹرکٹ جج بلند گڑھ
مقدمہ اپیل نمبر [illegible] ۱۹۳۵ء
نام کورٹ [illegible] .... اپیلانٹ
بنام
[illegible] .... رسپانڈنٹ
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ۱۹۳۵ء
[illegible]
[illegible] .... رسپانڈنٹ
[illegible]

اُبھار پر پھٹ پڑی۔ اور گل چونک کی طرح پھوٹ نکلے۔ دستہ پر خراماں [illegible] کی وجہ سے شوخ میں عرض نقش بلا ترزت احساس کر دم کا ہوا کر کی پرواہ ہے وہ بیچاری بیٹھنے پر تھی اس کی نگاہ طاق تک پہنچی پشت پر [illegible] انگلیٹیہ ذم کا جا بجا [illegible] شانے سے ہوتی ہوئی کولی چیلی اور [illegible] گر گھر [illegible] جگہ کہاں؟ پھر نازک کر [illegible] شوخ نقشے پھسل پڑتے ہیں۔ مگر کی نازکی دیکھ کے افسوس ہوا کہ دوشیزہ لڑکی ہے جس پر آنچل کا خیال سرکس میں ایک کرتب کرنے کا [illegible] جاتا ہے اسے دیکھ کے لوگ متحیر ہوتے ہیں اسی طرح قوت احساس کو بھی حیرت ہوئی۔ [illegible] ہے وہاں سینہ [illegible] کی [illegible] وجد میں [illegible] شباب [illegible] کی ناک میں آ گئی۔

حضرات ناظرین! خدا کے لیے اس گرہ میں سلسلے کی جانب توجہ کیجیے [illegible] داستان [illegible] کی رفت [illegible] جدت طرازی!! اسے کہتے ہیں حقیقی علم الفضل!!

مضمون نگاروں [illegible] جدت طرازیاں ہیں مثلاً حسن و شباب [illegible] قصہ [illegible] خراماں۔ دوشیزہ لڑکی کے [illegible] شباب کے [illegible] آپ [illegible] جدت طرازی ہو جائیں لہٰذا [illegible] کیا جائے گا۔ [illegible] ان مضامین [illegible] مناسب ہیں ان کا جواب [illegible] نقل کیا [illegible] ہے۔ [illegible] جدت طرازی [illegible] اس قسم کی [illegible]

(۱) کہ ایک کنواری [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] قرآن جاتا (۵) [illegible] (۶) [illegible] کی دعا مانگنا۔ (۷) [illegible] (۸) [illegible] (۹) [illegible] اخلاق ہے [illegible] ناظرین [illegible] جانکے [illegible] پارسی نوجوان [illegible] اور اُف [illegible] اے [illegible] اے صاحبزادی اس [illegible] کی طرح [illegible] حرکت [illegible] دل [illegible] آپ [illegible] اخلاق [illegible] کے اصول کے مطابق [illegible] اور ایسے مضامین کا اثر [illegible] پر کیا ہوگا۔

راقم
کمیل [illegible]

زمانہ کا جوبلی نمبر

بہت خوب ہے۔ ۲۱۲ صفحہ کا حجم ہے بہت سی تصویریں ہیں طبع و ترتیب بھی اچھی ہے مطالعہ کی ابتداء میں عمر خیام کی ایک رباعی کے مضمون کی رنگین تصویر دی ہے۔ رباعی کا مطلب یہ ہے کہ ایک روٹی کا ٹکڑا ہو، شراب [illegible] اور تم مل جاؤ تو بس [illegible] جنت ہے ایسا عیش بادشاہ کو بھی میسر نہ ہوگا [illegible] کے [illegible] مگر تصویر میں [illegible] ہے ایک [illegible] بیٹھے [illegible]



صاحب خانہ۔ (خلقت):۔ "اں کدھر منہ اٹھاتے ہوئے چلتا دھندا کرو۔ بڑے آئے وہاں سے"

ناخواندہ مہمان۔ (کمیشن):۔ "جی تم چیخا کرو جبتک ہمارے ہاتھ میں یہ گھنٹا ہے تمھاری چیخ پکار کون سنے گا؟ ٹن ٹن ٹن"

ایک خانقاہ تھا (تو مین ہیں) جیسا وگر ہے قریب ہی ایک عمارت رکھی ہے۔ مگر ان آثار قدیمہ کا ذکر نہیں تھا یہ ہندوستان کی بہا تصویر کو بھی آگ لگی سے

قیس تصویر کے پہلے سے ہی ازبان تھا

یا یہ معلوم ہو کہ تصویر ان کے بعد کا ہے خیر صاحب یہ غزنے کی تصویر اگر جو وارد ہو تو کا شیوہ گر ہے پھر آگے خود ہی سے غالب سودا کی تصویرین ہین۔ نزین صورت علم الکتاب یا ابجد کی تاریخ کے زیر عنوان ایک مضمون ہے۔ ہم اس مضمون کو مختلف کتب سے مستند ہین۔ اگر کسی تحقیق کا یہ نتیجہ ہو کہ حضرت صاحب لکھتے گا: ہمارہ ہوا ابن مشہور ہے الیس اوزہ ہے تو کہ بیٹھے کہ اتم اور آسمت جانے کر کے ایک بالشت بھی نہیں ہے کون جانتا تھا کہ حضرت انسان منہ مین زبان لیکر پیدا ہوے تھے قرون قدیمہ اور انگلیان ملکا کے اشارے کرنے کے بعد خیالات کا اظہار اُنھون نے چند لفظ کرنا سیکھا اب جو گئی منہ مین زبان ہے اور ان سے ضرورت ایجاد کی ہوئی جاتی ہے جس طرح خیالات نے الفاظ کی صورت مین ترقی پائی اسیطرح الفاظ نے نقوش کا روپ دھار لیا۔ کوئی مورخ صاحب اگر افادہ فرماتے تب بھی عقل اسکے علاوہ اور کوئی بات تجویز نہیں کر سکتی۔ بہرحال تشتت لسنہ کی لم (یعنی لغات و الفاظ کی پیچیدگی) بڑھتی ہوئی نسل اور اسکا پھیلاؤ ہے یا حضرت انسان کے کانون مین جو صدا پہنچی پھر جیسی اُنکی نقل حضرت نے اُڑائی اور سب پہلے "اسماء اصوات" نے جنم لیا۔ اے حضرت آپ عربی کی ابجد وضع ہونے کا زمانہ متعین کیجیے (بشرطیکہ فرضی ہو) پھر قرأت کا زمانہ معین کیجیے پھر اشکال و صورتکی حد کی تعیین فرمائیے تو بیشک آپ کی کمنت شاہرت ہو۔

قاموس فیروزآبادی۔ معانی الاخبار ابوالالثاث جلسی۔ کتاب الاوائل عسکری۔ جامع اللغات انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا۔ سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان۔ آزاد بلگرامی۔ معین الفاضل۔ تاریخ مصر قدیم وغیرہ کتابین ہین کا حوالہ مضمون نگار صاحب نے دیا ہے تعیین وقت ایجاد سے قاصر ہین مگر جو کچھ مضمون نگار صاحب نے افادہ فرمایا ہے وہ سب ان کتابون مین موجود ہے۔ اس موضوع پر ہم نے بھی ایک ادبی گلگاری کے ترتیب دیکھا اور وہ مضمون دسیارہ مین گھر کے چھپوا یا تھا نقل اور وہ اسے اسمین بھی بکثرت ہین جو کچھ ہم نے پایا اُسکا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) کتابت کی ابتدا یعنی محسوسات کے اظہار مین نقوش سے کام لینے کا طریقہ خدا جانے کب مروج ہوا مگر یہ یقینی ہے کہ ہوا اور ضرور ہوا۔

(۲) پرانی کتبون کو دیکھتے ہوے قیاس یہ کہتا ہے کہ پہلے خیالات یا واقعات کی تصویرین بنائی جاتی تھین۔ پھر یہی تصویرین مختصر کی گئین اسلیئے کہ ذرا سی بات کے اظہار مین پہرون لگ جاتے تھے۔ آخر ان کہان تک نہ اکتا گئے۔ تصویر کے اختصار میں صورت طرازی یہ کسی جانور کا سر کسی کی دم یا پنجے کسی کی آنکھ کسی کا سینگ۔ اسی کے ساتھ ہی جب ضرورت اصوات حروف کی تعیین بھی ہوئی اور نقطہ لگا اور اُنکی تعداد بڑھی۔

(۳) جس طرز کتابت سے ہمین تعلق ہے وہ عبرانی کا بچہ ہے۔ عبرانی حروف کا تسمیہ چیزون کے نام پر ہوا ہے۔

(۴) عربون نے یہ شکلین ملک شام سے حاصل کین

(۵) عراق عرب مین کوئی نہ کوئی حرف ایک مستقل نظام قائم نہیں اسلئے قدیم کا اپنی گردن پیچھے ہوے ہے اور شام سے قریب تر ہے۔ لہذا سب سے پہلے کوئی خط کی نبیرہ تھی۔

(۶) ابتدا کوئی خط اس طرز کی شکل مین نہ تھا بلکہ شکل عبرانی کے ایک حروف علحدہ علحدہ لکھے جاتے تھے

(۷) عبرانی کی ابجد ۲۲ حرفون کی ہے جیسی ترخست پر ختم ہوجاتی ہے بعض محققین مین یہ ہے کہ خدا نے موسیٰ کی طرف خطاب کیا تو یا موسیٰ انی انا اللہ فالقِ (۱۰) اسے موسیٰ مین الف اور تے ہوں۔ اگر تم نے حضرت رسول سے دریافت کیا اس سے کیا مطلب ہے فرمایا اول و آخر۔ اگر زمانہ حال کی ترتیب حروف مروج ہوتی تو شیبان فرماتے (انا الالف والیاء)۔

(۸) عبرانی کی جگہ عربی نے سلی عربی کی ماں عبرانی ہے۔ ان کی سچی قائم مقام بیٹی ہوتی ہے شکل مشہور ہے جیسی ماں ویسی بیٹی جیسا سوت ویسی کاوری کوئی خط عربی کی نقش کا شکل ہے نہ کہ وجہ معنی اور صورتی مشابہت عبرانی سے نہ رکھتا ہو عبرانی کی نعت نو اور عربی کی نعت اٹھاؤ۔ ایک ہی مادہ کے الفاظ دونون مین تلاش کر لو۔ ایک یونہی سا تغیر ہوگا۔ مثلاً عبرانی عبارت اولو قائم نابی عومذ بیشر ایکل مگوشیہ عربی عبارت اولا قام نبی موعظ بمالیسرائیل کموسٰی (کوئی نبی عرض مین بنی اسرائیل کے موسٰی کے مانند نہین قائم ہوا)

(۹) عربی زمین طرز تحریر قدیم نہیں ہے حضرت اسمٰعیل کے زمانے تک عبرانی حروف عرب مین مروج تھے اور علحدہ علحدہ لکھے جاتے تھے۔

(۱۰) خط کوفی کی ایجاد کو دو ہزار برس سے کم زمانہ گذرا ہے۔ خط کوفی کا نقش اول مرامر بن مرہ نے قائم کیا اسکے طرز تحریر کی شہرت ہوئی لوگ اور دور سے بغرض تعلیم اسکے پاس آنے لگے ایک پرشوق کوثر طالب علم اپنی محرومی کا اظہار یون کرتا ہے سے

کتبت ابا جاد وخطی مرامر
فسودت سربالی ولست بکاتب

مرامر بن مرہ سے یعنی ابجد علی کی کتابت سکھنے گیا تو کچھ نہ ہوا مگر ان کپڑے البتہ دوات سے کالے ہو گئے۔ پھر اسکی اصلاح اسلم بن سدرہ نے کی۔

(۱۱) خط نسخ یعنی موجودہ رسم تحریر کوئی خط کی اصلاح یافتہ شکل ہے اسکا وجود صرف ہزار برس سے ہے۔

(۱۲) مزید توضیح بعض اشکال کے معانی سے ہو سکتی ہے مثلاً پہلا حرف آلیف یعنی الف ہے اسکی عبرانی شکل (א) تھی آلیف کے معنی بیل۔ یہ بیل کے سینگ ہین عربون نے یہ شکل لام الف کے واسطے مقرر کی یا یہ کہ عربی ابجد ہمزہ سے شروع ہوتی ہے ہمزہ کی شکل یہ ہے (ء) آلیف ہی سے و ہی طرف

تبدیل ہو کر اردو میں بھی شکل بن جائے گی۔

دوسرا حرف بیت یعنی بیت یعنی گھر ہے اسکی شکل یہ ہے۔ (ב) عربی ب میں اور اس شکل میں صرف کونے اور پیٹ کا فرق ہو جاتا ہے۔

تیسرا حرف جیمل یعنی جمل یعنی اونٹ یعنی جیم ہے اسکی عبرانی شکل یہ ہے (ג) اگر یہاں جیم کا نچلا حصہ بائیں طرف سے داہنی طرف لگا دیا جائے تو وہی کا کا شاہی بن جائے گا (ج) کوفی خط میں جیم یوں لکھتے ہیں اونٹ کی لمبی گردن دیکھئے تو یہ شبیہ کسی قدر مکمل ہے۔

چوتھا حرف دالیت یعنی دلیز یعنی دروازہ کی چوکھٹ یعنی دال ہے اسکی عبرانی قطع (ד) اور اسکی عربی قطع (د) میں کوئی مشابہت ہے مضمون طویل ہوا جاتا ہے۔ ہم اسکا تکملہ کسی فرصت کے لیے چھوڑتے ہیں۔ چار دیکھ حرف اور عبرانی کا (ו) یا وو (۹)۔ واؤ کے معنی کھونٹا یا چھیا کے ہیں۔ عبرانی (ט) طیت یعنی طور سانپ کوفی (ط) ط۔ عبرانی شین یعنی دانت دیکھئے دانت ویسے ہی رہنے دیے صرف دائرہ کا دانہ کمیں بنا دیا کوفی میں شین یہ قیاس ہے۔ دیگر حروف با صل مشابہ ہیں صرف ان کی شکل میں قلیل تغیر ہے۔

عربی شکل کے بعد غیر ایک کامل حرف کا سر لے لیا ہے اور فضا جاتا ہے کہ نہایت صاف صورت کی ہے۔ کوفی خط کا نمونہ ملاحظہ ہو

الکاتب ــــ الخط

(۱۳) کوفی خط میں خط مستقیم سے کام لیا گیا ہے نسخ ثلث ریحان اور دیگر اقسام خط میں قوس اور دائرے سے خوبصورتی میں اضافہ کیا گیا ہے۔



(۱۴) ممکن ہے کہ یہ جملی الاقرار اپنے ہیں کہ ہم بھی ہوں لیکن یہاں ان ناموں سے فقط یہ مطلب ہے کہ حروف تہجی ایک جگہ جمع ہو جائیں۔

مضمون ہم کتابت میں خط نسخی یا سادی اور نستعلیق کا ذکر بیکار ہے۔ اسلئے کہ ان تحریروں سے ہمارے عربی خط کو کچھ تعلق نہیں۔ مصر کے قدیم علمی رسالوں اور مستقل کتابوں میں ان تحریروں اور نقوش پر بہت مضامین لکھے گئے ہیں۔

اور اگر اسی طرح ہم غلطی ہو کے ہر مضمون سے بحث کی تو اسے تیج ہو جائے گی۔ بہرکیف زمانہ کے جرائد میں تین چار مضمون مطالعہ کے قابل ہیں۔ صاحب چھپائی میں بھی سلسلہ صرف کیا گیا ہے ملنے کا پتا منیجر زمانہ۔ کانپور قیمت فی جلد ۱۲

مولانا پنچ کی نوٹ بک

آپ کی عنایت سے ہم کس قابل ہیں؟

سنتے ہیں کہ جب بس طرح لاہل کے فرشتے دوری ہو گئیں اور سایہ تقلب ہو کے ساری بنا زرگی کی برتن صاحب بہادر بھی اس تقلب سیاست کے تاخانی تھے دل میں چاہے جو کچھ ہو مگر زبان سے کہنے لگے کہ اب ہندو بھی خواب غفلت سے بیدار ہوئے۔ ہندو تو بھی بہت سی باتیں اہل مغرب کی غریب میں مگر ان کی وضاحت نہیں ہوتی۔ ہم کہتے ہیں کہ جناب یہ سب آپ کی عنایت ہے ورنہ ہند کس قابل ہیں اور ہندوستان ہے کیا مال؟ اے حضرت شک کے لیے تمہاری ضرورت نہیں۔ انقلاب کے واسطے زنجیر کی حاجت نہیں ہوش تقریر کے زور سے رشتہ نا اتحاد سانٹھ کے جوڑتا ہے۔ مگر کیا ضد ہے جو آسمان چلا اور حکومت پیشوا نہیں ہوا کسی ہے نصیب غلطی کو کیا بے خبر ہے کیسے تقریریں ہی تقریریں ہو جاتے نہیں جاتے کہ یہ ہیم ہوا جس ہوا میں بھی ہے وہ بس طرح میں بھی۔ یہ سب من کا وہم ہے شستی کو صرف اس قدر ہے کہ ہم میں فرق کرنے کی عادت ہے اور یہ عشق کا مرا ہے چپ اور بیٹھا رہ عشق

اگلی ناؤں کی ان گنت صورتیں جو جائے۔ یہ ہے عقل نہیں۔ تہذیب کی تجلی ہے وہیں روحانی نہیں۔ سب دل سے غریب ہوتا ہے جب حشر کا یا یہ ہے مشرقی نیا ہو اور دوسری کے ہاں جوش کا شدید کیا نازش کرنے کی ضرورت اور سربن ہوک کے مرض کی تلاش ہو جو نئی چیز کو روانی ہیں۔ بہرکیف اب تو ہندوستان زبان حال سے کہ سکتا ہے سے

ہیں کرامت ایں ساری جوالے مرے
کیا کبھی دم میں کیا اختلاف شکوہ مرا

حسابی مسئلہ

واللہ حساب دانی بھی کیا ہی چیز ہے آمنا کم یاد ہو اپنا مطلب یار لوگ کسی طرح نکال ہی لیتے ہیں۔ کسی کے یہاں ایک صاحب مہمان ہوئے انکے سامنے چار مسلم مرغ بھنے ہوئے رکھے گئے اور خواہش ہوئی کہ تقسیم کیجئے کہ مجھے صد سوال آتا ہے مہمان نے قبول کیا اور کہا تم اور تمہاری بیوی ایک ہو اسلئے ایک مرغ ان کے چار ہوئے اور ایک تم اسی طرح تین مرغ ہیں۔ اسلئے ہم اور تین مرغ اور تین کے چار کا عدد پورا ہو جائیگا۔ دو مرغ اور دسترخوان پر رکھے اور میزبان نے کہا کہ آج ایک اور نہ ہوتا ہے اسکا حصہ بھی دیجئے گرچہ طاق رہے۔ مہمان صاحب نے فرمایا تم تمہارا لڑکا اور ایک مرغ ان کے پانچ ہوئے۔ دو اور دو میرا حصہ ہے پانچ اور تین طاق عدد ہیں تیسرے دو کیا یہ مرغ تھا اسکی تقسیم یوں ہوئی کہ لڑکوں کو ایک ایک ملا ہے۔ نہ کہ کسی نے کوئی ٹاکی کر لیا ہو کالے بچے دیکھ دال کے سوا کچھ نہ مل سر و نصر یعنی صاحب خانہ کے حصہ میں آیا اور ایک مہمان صاحب نے نوش فرمایا۔ جب اس قسم کی تقسیم سامنے ہوتی آتی ہے تو تباتا ہے کہ ہندوستان کے بٹ کے اہل ہند کیوں مرض میں ہیں اور سر اسم ہوا ہیں شاعت کرنی چاہیے۔ وہ نہیں اور سینہ (گردن ہیت) انتشار حکومت اور مہاتوں کا ال ہے۔ اصد صد۔

لطف حیوۃ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۱۰ و ۱۱ کے درمیان [illegible] پر اشتہار ملاحظہ ہو۔